

خطبہ (۱۲۸)

(حوادث کے بارے میں)

(وہ لوگ) گمراہی کے راستوں پر لگ کر اور ہدایت کی راہوں کو چھوڑ کر (افراط و تفریط کے) داعیں باعکس راستوں پر ہولئے ہیں۔ جوبات کہ ہو کر رہنے والی اور محل انتظار میں ہواں کیلئے جلدی نہ مچاؤ اور جسے ”کل“ اپنے ساتھ لئے آ رہا ہے اس کی دوری محسوس کرتے ہوئے ناگواری ظاہر نہ کرو۔ بہتیرے لوگ ایسے ہیں کہ جو کسی چیز کیلئے جلدی چاہتے ہیں اور جب اسے پالیتے ہیں تو پھر یہ چاہنے لگتے ہیں کہ اسے نہ ہی پاتے تو اچھا تھا۔ ”آج“ آنے والے ”کل“ کے اجالوں سے کتنا قریب ہے۔

اے میری قوم! یہی تو وعدہ کی ہوئی چیزوں کے آنے اور ان فتنوں کے نمایاں ہو کر قریب ہونے کا زمانہ ہے کہ جن سے ابھی تم آگاہ نہیں ہو۔

دیکھو! ہم (اہلبیت) میں سے جو (ان فتنوں کا دور) پائے گا وہ اس میں (ہدایت کا) چراغ لے کر بڑھے گا اور نیک لوگوں کی راہ دروش پر قدم اٹھائے گا، تاکہ بندھی ہوئی گرہوں کو ہو لے اور بندوں کو آزاد کرے اور حسب ضرورت جڑے ہوئے کوٹوڑے اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑے۔ وہ لوگوں کی (نگاہوں سے) پوشیدہ ہو گا۔ کھون لگانے والے چیم نظریں جمانے کے باوجود بھی اسکے نقش قدم کو نہ دیکھ سکیں گے۔ اس وقت ایک قوم کو (حق کی سان پر) اس طرح تیر کیا جائے گا جس طرح لوہا تلوار کی باڑ تیز کرتا ہے۔ قرآن سے ان کی آنکھوں میں جلا پیدا کی جائے گی اور اسکے مطالب ان کے کانوں میں پڑتے رہیں گے اور حکمت کے چھلتے ہوئے سا گرانہیں صبح و شام پلاۓ جائیں گے۔

فِي الْمَلَاجِيمِ
وَ أَخْذُوا يَبِينَا وَ شِيمَالًا
ظُعْنَانِ فِي مَسَالِكِ الْغَيِّ
وَ تَرَكَ لِمَذَاهِبِ الرُّشْدِ.
فَلَا تَسْتَعْجِلُوا مَا هُوَ كَائِنٌ مُؤْسَدٌ،
وَ لَا تَسْتَبْطِئُوا مَا يَجِيءُ بِهِ الْغُدُ.
فَكُمْ مِنْ مُسْتَعِجِلٍ بِمَا إِنْ أَدْرَكَهُ وَدَ
أَنَّهُ لَمْ يُدْرِكُهُ. وَ مَا أَقْرَبَ الْيَوْمَ مِنْ
تَبَاشِيرِ غَدِ!

يَا قَوْمِ! هَذَا إِبَانُ وَرْوَدُ كُلِّ مَوْعِدٍ، وَ
دُنُوٰ مِنْ طَلْعَةِ مَا لَا تَعْرِفُونَ.

أَلَا وَ إِنَّ مَنْ أَدْرَكَهَا مِنَّا يَسْرِي
فِيهَا بِسَرَاجٍ مُنْبِرٍ، وَ يَحْذُفُ فِيهَا
عَلَى مِثَالِ الصَّالِحِينَ، لِيَحْلَّ فِيهَا رِبْقًا، وَ
يُغْتَقَ رِيقًا، وَ يَصْدَعَ شَعْبًا، وَ يَشْعَبَ
صَدْعًا، فِي سُنْتَرَةٍ عَنِ النَّاسِ، لَا يُبَصِّرُ
الْقَائِفُ أَثَرَهُ وَ لَوْ تَابَعَ نَظَرَهُ. ثُمَّ
لَيُشَحَّدَنَّ فِيهَا قَوْمٌ شَحَّذَ الْقَوْمُونَ النَّضَلَ
تُجْلِي بِالْتَّنْزِيلِ أَبْصَارُهُمْ، وَ يُرْمِي
بِالْتَّفْسِيرِ فِي مَسَامِعِهِمْ، وَ يُغْبَقُونَ كَاسَ
الْحِكْمَةِ بَعْدَ الصَّبُوحِ!

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

[منہما]

ان کی (گمراہیوں کا) زمانہ بڑھتا ہی رہا، تاکہ وہ اپنی رسائیوں کی تکمیل اور سختیوں کا استحقاق پیدا کر لیں۔ یہاں تک کہ جب وہ مدت ختم ہونے کے قریب آگئی اور ایک (فتنه انگیز) جماعت فتنوں کا سہارا لے کر بڑھی اور جنگ کی تحریک پاشیوں کیلئے کھڑی ہو گئی تو اس وقت (ایمان لانے والے) اپنے صبر و شکیب سے اللہ پر احسان نہیں جاتے تھے اور نہ حق کی راہ میں جان دینا کوئی بڑا کارنامہ سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ جب حکم قضائی مصیبت کا زمانہ ختم کر دیا تو انہوں نے بصیرت کے ساتھ تلواریں اٹھالیں اور اپنے ہادی کے حکم سے اپنے رب کے احکام کی اطاعت کرنے لگے اور جب اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا تو ایک گروہ اٹھے پیروں پلٹ گیا اور گمراہی کی راہوں نے اسے تباہ و بر باد کر دیا اور وہ اپنے غلط سلط عقیدوں پر بھروسہ کر بیٹھا، (قریبیوں کو چھوڑ کر) بیگانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے لگا اور جن (ہدایت کے) وسیلوں سے اسے مودت کا حکم دیا گیا تھا انہیں چھوڑ بیٹھا اور (خلافت کو) اس کی مضبوط بنیادوں سے ہٹا کر وہاں نصب کر دیا جو اس کی جگہ نہ تھی۔ یہی تو گناہوں کے مخزن اور گمراہی میں بھکنے والوں کا دروازہ ہیں۔ وہ حیرت و پریشانی میں سرگردان اور آل فرعون کی طرح گمراہی کے نشہ میں مدھوش پڑے تھے۔ کچھ تو آخرت سے کٹ کر دنیا کی طرف متوجہ تھے اور کچھ حق سے منہ موڑ کر دین چھوڑ چکے تھے۔

--☆☆--

خطبہ (۱۲۹)

میں اللہ کی حمد و شکر کرتا ہوں اور ان چیزوں کیلئے اس سے مدد مانگتا ہوں کہ جو شیطان کو راندہ اور دور کرنے والی اور اس کے پھندوں اور ہتھکنڈوں سے اپنی پناہ میں رکھنے والی ہیں۔

وَ طَالَ الْأَمْدُ بِهِمْ لِيَسْتَكْمِلُوا الْجِزْءَ،
وَ يَسْتَوْجِبُوا لِغَيْرِهِ، حَتَّىٰ إِذَا احْلَوَ لَقْ
الْأَجْلُ، وَ اسْتَرَاحَ قَوْمٌ إِلَى الْفِتَنِ، وَ أَشَالُوا
عَنْ لَقَاحِ حَرْبِهِمْ، لَمْ يَمْنُوا عَلَى اللَّهِ
بِالصَّابِرِ، وَ لَمْ يَسْتَعْظِمُوا بِذُلْلَ أَنْفُسِهِمْ فِي
الْحَقِّ، حَتَّىٰ إِذَا وَافَقَ وَارِدُ الْقَضَاءِ انْقِطَاعَ
مُدَّةِ الْبَلَاءِ، حَمَلُوا بَصَائِرَهُمْ عَلَى
أَسْيَاءِهِمْ، وَ دَانُوا لِرَبِّهِمْ بِإِمْرٍ وَ اعْظِمَهُمْ،
حَتَّىٰ إِذَا قَبَضَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ رَجَعَ قَوْمٌ
عَلَى الْأَعْقَابِ، وَ غَالَتُهُمُ السُّبُلُ، وَ اتَّكَلُوا
عَلَى الْوَلَائِيجِ، وَ وَصَلُوا غَيْرُ الرَّحِيمِ، وَ هَجَرُوا
السَّبَبَ الَّذِي أَمْرُوا بِيَوْدَتِهِ، وَ نَقْلُوا
الْبُنَاءَ عَنْ رَصِّ اسَاسِهِ، فَبَنَتُوهُ فِي غَيْرِ
مَوْضِعِهِ، مَعَادِنُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَّ أَبْوَابُ كُلِّ
ضَارِبٍ فِي غَمْرَةٍ، قَدْ مَارُوا فِي الْحَمِيَّةِ، وَ
ذَهَلُوا فِي السَّكُرَةِ، عَلَى سُنَّةِ مَنْ أَلِ فِرْعَوْنَ:
مِنْ مُنْقَطِعٍ إِلَى الدُّنْيَا رَاكِنٍ، أَوْ مُفَارِقٍ
لِلَّدِيْنِ مُبَايِنٍ.

-----☆☆-----

(۱۴۹) وَمِنْ خُلُبَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَ أَحْمَدُ اللَّهُ وَ أَسْتَعِينُهُ عَلَى مَدَارِ
الشَّيْطِينِ وَ مَرَاجِرِهِ، وَ الْإِعْتِصَامُ مِنْ
حَبَائِلِهِ وَ مَخَاتِلِهِ.